بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحبک یاحبیب اللہ

دار الافتاء اہلسنت

مکتبۃ المدینہ، گنج بخش مارکیٹ، مرکز الاولیاء، داتا دربار لاہور پاکستان

ریفرنس نمبر: Lar 5914 تاریخ: 28-07-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو پیر کہتا ہے اور اس کے معاملات یہ ہیں کہ وہ مختلف مذاہب مسالک والوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے بین المذاہب ہم آہنگی کرنے کا خواہاں ہے اسی وجہ سے دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ اتحاد کرنے کے لیے ایک اسٹیج پر ہاتھ میں ہاتھ ملا کر اتحاد ظاہر کرتا ہے اور درج ذیل باتیں اور دعوے بھی کرتا ہے:

(الف) ایک محفل میں وہ آیا تو کہنے لگا: میں یہاں بیان کرنے آیا تو بارش کا موسم بن گیا میرے مریدین نے مجھ سے کہا کہ پروگرام کینسل کردیں۔ میں نے کہا کہ: ٹھہرو میں میکائیل سے کہتا ہوں کہ یہاں سے بادل ہٹاؤ، ہمیں بارش کی ضرورت نہیں ہے ہم نے یہاں تقریر یا بیان یا محفل کرنی ہے اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سامنے جبرائیل کھڑے ہیں ان کو بلوا کے تمہارے کان کھینچواؤں گا۔

(ب) اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میر او زیر بنا دیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس کی بیعت کا کیا حکم ہے؟ سائل: نور الامین (موڑ ایمن آباد، گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں جس پیر کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ مختلف مذاہب و مسالک والوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے اور عجیب و غریب باتیں اور دعوے کرتا ہے جن میں فرشتوں کی توہین ہے، یہ پیری مریدی کی شرائط کا جامع نہیں لہذا ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت ہونا ناجائز و حرام ہے۔ اور جو بیعت ہوئے ان پر لازم ہے کہ توڑ کر جامع شرائط پیر کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس کے ہاتھ پر بیعت ہونا تو دور کی بات ہے جب اس کی حالت وہ ہے جو سوال میں بیان ہوئی تو اب اس کے ساتھ تعلقات اور میل جول رکھنا ہی جائز نہیں ہے۔ مختلف مذاہب و مسالک کے لوگوں سے بلاوجہ شرعی میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (سورہ ھود، پ 12، آیت 113)

اس آیت کے تحت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سدی نے کہا اس کے ساتھ مُداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدّت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔''

حدیث پاک میں ہے "فإیاکم وإیاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم" ترجمہ: پس تم (گمراہوں) سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم، ج1، ص12، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق یہ کہنا کہ: ''یہاں سے بادل ہٹاؤ۔۔۔اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سامنے جبرائیل کھڑے ہیں ان کو بلوا کے تمہارے کان کھینچواؤں گا۔" اس جملے میں حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جو رسل ملائکہ میں سے ہیں ان کی توہین ہے یہی وجہ ہے کہ کسی معظم ومکرم شخصیت کو ایسا جملہ کوئی نہیں کہتا اور کہے تو اس کی توہین قرار پاتا ہے۔اور فرشتے کی توہین کفر ہے چنانچہ مجمع الانھر میں ہے ''یکفر بتعییبہ ملکا من الملائکۃ أو بالاستخفاف بہ" ترجمہ: کسی فرشتے کو عیب لگانے یا توہین کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ (مجمع الانھر، کتاب السیر، الفاظ الکفر انواع، ج1، ص692، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

بہار شریعت میں ہے ''جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔"

(بہار شریعت، ج2، حصہ 9، ص464، مکتبۃ المدینہ)

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی صاحب علیہ الرحمۃ سے ایک شخص کے متعلق سوال ہوا جس نے حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کے بارے یہ کہا تھا کہ: میرے خوف سے وہ بھی تھراتے ہیں جب تک میں ہوں وہ صور نہیں پھونک سکتے۔اس کے جواب میں فرمایا: پہلے جملے میں دونوں فرشتوں علی نبینا وعلیہما الصلوۃ کی شان میں توہین اور گستاخی ہے اور ملائکہ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں ادنی گستاخی بھی کفر ہے۔۔۔اور دوسرے جملے میں ''ان الحکم الا للہ" کے خلاف اپنا حکم جاری کرنا ہے اور حکم خدا کے بالمقابل اپنا حکم جاری کرنا حکم خدا کا انکار ہے جو کفر ہے۔ (فتاوی شارح بخاری، ج1، ص662، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

اور اس شخص کا یہ کہنا کہ: ''اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میرا وزیر بنادیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے۔" یہ اللہ تعالی پر افتراء کرنا، جھوٹ باندھنا ہے۔ کیونکہ بادشاہ وزیر سے افضل ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو اس شخص کا وزیر کہنا اسے ان سے افضل کہنا ہے جو کہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالی جھوٹ سے پاک ہے۔ مشکوۃ شریف میں ترمذی شریف کے حوالے سے حدیث پاک ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے ''فأما وزیرای من أھل السماء فجبریل ومیکائیل" ترجمہ: پس رہے میرے آسمان کے دو وزیر تو وہ جبریل اور میکائیل ہیں۔

اس کے تحت علامہ طیبی علیہ الرحمۃ شرح میں تحریر فرماتے ہیں: ''فیہ دلالۃ ظاھرۃ علی فضلہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ علی جبریل ومیکائیل." ترجمہ: اس میں واضح دلیل ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے جبریل ومکائیل سے افضل ہونے پر۔

(شرح مشکوۃ للطیبی مع مشکوۃ، ج12، ص3871، نزار مصطفی الباز، الریاض)

البحر الرائق میں ہے ''الأمۃ اجتمعت علی أن الأنبیاء - علیھم السلام - أفضل الخلیقۃ ونبینا محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - أفضلھم واتفقوا علی أن أفضل الخلائق بعد الأنبیاء جبریل ومیکائیل وإسرافیل وعزرائیل وحملۃ العرش والروحانیون ورضوان ومالک" ترجمہ: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل حضرات جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، عرش اٹھانے والے، روحانیون، راضوان اور مالک ہیں، علیہم الصلوۃ والسلام۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، آداب الصلوۃ، ج 1، ص 353، دار الکتاب الاسلامی)

جو لوگ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔ (سورۃ الانعام، پ 7، آیت 21)

بیعت کی شرائط بیان کرتے ہوئے سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''شیخ اتصال (بنائے فوقانی) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں: (۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔۔۔۔ (۲) شیخ سنی العقیدہ ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک۔۔۔۔ (۳) عالم ہو اقول علم فقہ اسی کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر واسلام وضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہو جائے گا۔ (۴) فاسق معلن نہ ہو، اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب ہے۔ دونوں کا اجتماع باطل۔'' (فتاوی رضویہ، ج 21، ص 505 تا 507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

23 شوال المکرم 1437ھ / 28 جولائی 2016ء

دارالافتاء اہلسنت

الجواب صحیح

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

المفتی